بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبح سعادت

شاعر: جناب ماہر القادریؒ

انتخاب وتصرف: عبدالوہاب خان

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے ، کچھ ظلم نے شعلے بڑھکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انسان ٹکرائے

پامال کیا برباد کیا کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گزرے، تشریف محمدؐ لے آئے

رحمت کی گھٹائیں لہرائیں ، دنیا کی امیدیں بر آئیں
اکرام و عطا کی بارش کی ، اخلاق کے موتی برسائے

تہذیب کی شمعیں روشن کیں اونٹوں کے چرانے والوں نے
کانٹوں کو گلوں کی قسمت دی ، ذروں کے مقدر چمکائے

کچھ کیف دیا کچھ ہشیاری ، کچھ سوز دیا کچھ ساز دیا
مے خانۂ علم و عرفاں میں توحید کے ساغر چھلکائے

ہر چیز کو رعنائی دے کر دنیا کو حیاتِ نو بخشی
صبحوں کے بھی چہروں کو دھویا راتوں کے بھی گیسو سلجھائے

اللہ سے رشتے کو جوڑا ، باطل کی ظلمتوں کو توڑا
خود وقت کے دھارے کو موڑا، طوفان میں سفینے تیرائے

تلوار بھی دی قرآن بھی دیا ، دنیا بھی عطا کی عقبیٰ بھی
مرنے کو شہادت فرمایا ، جینے کے طریقے سمجھائے

مکہ سے نکل کر اقصیٰ تک، پل بھر میں فلک سے ہو آئے
پتھر کو عطا کی گویائی اور چاند کے ٹکڑے فرمائے

مظلوموں کی فریاد سنی ، مجبوروں کی غم خواری کی
زخموں پہ خنک مرہم رکھے، بے چین دلوں کے کام آئے

عورت کو حیا کی چادر دی ، غیرت کا غازہ بھی بخشا
شیشوں میں نزاکت پیدا کی ، کردار کے جوہر چمکائے

توحید کا دھارا رک نہ سکا ، اسلام کا پرچم جھک نہ سکا
کفار بہت کچھ جھنجھلائے، شیطاں نے ہزاروں بل کھائے

پیغامِ محمد صلِّ علیٰ ماہر کے لیے تو سب کچھ ہے
ہونٹوں پہ تبسم بھی آیا، آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے

(از: ''کلیاتِ ماہر'' صفحہ 115-116)